www.novelsclubb.com
خوابیدہ
جویریہ عمران

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842 18

خوابیدہ

از قلم

جویریہ عمران

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 4

ہر سو نقرئی چادر سی بچھی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ماحول پُر رونق تھا۔پرندے اپنے گھونسلوں میں بیٹھے چاندنی کا لطف لے رہے تھے۔

شملہ پہاڑی رات کے اس پہر خاموشی کی بجائے قہقہوں میں نہائی ہوئی تھی۔

"اٹینشن پلیز۔۔۔بہت ہو گیا اب دیسی صاحب آپ سب کو گانا سُنائیں گے"۔ایمن اگلے پچھلے سارے حساب چُکتے کرتے ہوئے بولی

دائس تو ہکا بکا ایمن کو دیکھ رہا تھا کہ کیسے ایمن نے اُسکا نام بگاڑا تھا "دیسی" سیریسلی؟۔

"اب تو بلکل بھی نہیں سُناؤں گا اور مِس ایمن عرف سیاپا کوئن میرا نام دائس فاروق ہے ناٹ دیسی۔"دائس نے تصیح کرتے ہوئے کہا

دیکھ لو سُنا دو۔۔۔غریبوں کے عاطف اسلم نہیں؟ایمن کے لہجے میں شرارت واضح تھی۔

دائس جو کہ ایمن کی ریکویسٹ پر سُنانے ہی والا تھا،اُس کے غریبوں کے عاطف اسلم کہنے پر منہ موڑ لیا،مطلب یہ اعلان تھا کہ وہ اب گانا نہیں سُنائے گا۔

"چل اب زیادہ اُوور نہیں ہو،سُنا دو"۔عرش کے آگے کس کی چلی تھی بھلاں جو دائس کی چلتی ۔

"ہاں ہاں صرف عرش کے کہنے پر سُنا رہا ہوں"۔دائس،ایمن کو دیکھتے ہوئے بولا،جو مسکراہٹ دُبائے اُسے ہی دیکھ رہی تھی

دائس کے دیکھنے پر ایمن نے فوراً نگاہوں کا زاویہ بدل دیا۔ دائس، ایمن کی اس حرکت پر بس مسکراتا رہ گیا۔

If you ever wanna fall in love

If you ever wanna bet on us

If you ever wanna be my one

I'll be waiting

نگاہیں بے ساختہ ایمن کی جانب اُٹھیں، دونوں کی نظریں ملیں اور ایسے لگا جیسے زندگی اسی پل میں قید ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

If you ever wanna make things right

If you ever wanna change your mind

I'll be waiting

اُسکی آواز واقعتاً بہت خوبصورت تھی۔اُس کی آواز سے سب مسحور ہو گئے۔اس کی آواز میں موجود نرماہٹ میں سب محو ہو گئے تھے۔

"ارے بھائی لوگ بس ختم،ہوش کی دنیا میں واپس آجاؤ"۔دائس نے بُلند آواز میں کہا

گانے کے اختتام پر سب سے زوردار تالیاں کُمیل کی تھیں۔

"کیا گانا گایا ہے دائس تو نے،ہمارے تو اپنے گھر میں جسٹن بیبر ہے"۔کُمیل نے نقلی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا،کُمیل اور اُس کی سستی اداکاری۔

کُمیل کو ایسے دیکھ کر ایک خوبصورت مسکراہٹ نے حریم کے چہرے کا احاطہ کیا تھا۔

"ویسے گانا اچھا گا لیتے ہو دائس فاروق"۔ایمن نے اُسکے نام پر زور دیتے ہوئے بلآخر مان ہی لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

۔دائس کے چہرے پر ایک دھیمی سی مسکراہٹ آئی تھی۔

“Thanks for the compliment”

اسی دوران حریم کے فون پر کسی کا میسج آیا،اور پل کے ہزارویں حصے میں اُسکے چہرے کا رنگ اُڑا تھا، مسکراہٹ کی بجائے اب بے زاریت حریم کے چہرے پر موجود تھی۔

کُمیل بہت غور سے حریم کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔ حریم نے جب کُمیل کو اپنی جانب دیکھتے ہوئے پایا تو اپنے تاثرات فوراً نارمل کیے اور نظریں پھیر لیں۔

"چلو ہم سب ٹرتھ اور ڈیر کھیلتے ہیں"۔ ذوفشاں نے سب کو آئیڈیا دیا۔

"نا بھائی تم لوگوں کا کیا بھروسہ کیا کروالو یا کیا پوچھ لو، میں تو نہیں کھیل رہا"۔ کُمیل نے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا

"کبھی تو یہ مراثی پُنا بند کر لیا کر کائم"۔ عرش نے اپنے قریب پڑی بوتل پکڑتے ہوئے کہا۔

عرش نے بوتل گُھمائی جو اُس پر ہی آ کر رُکی۔

www.novelsclubb.com

"یہ تو میرے ہی گلے پڑ گئی ہے"۔ عرش نے بوتل کو دیکھتے ہوئے بیچارگی سے کہا

چلیں عرش بھائی بتائیں ٹرتھ یا ڈیر ؟ایمن بہت پُر جوش تھی اور ہوتی بھی کیوں نا اُس کا پسندیدہ کھیل جو تھا۔

"اوکے میں ڈیر چنوں گا"۔ عرش نے کندھے اُچکاتے ہوئے جواب دیا۔

"ڈن بھئی ! چلیں اپنی بی کے لئے ایک شعر سُنائیں"۔ایمن نے مسکرا کر کہتے ہوئے عرش کے سر پر بمب پھوڑا۔

عرش کبھی بھی کسی کے سامنے اظہار نہیں کرتا تھا بلکہ وہ اپنے اور ذوفشاں کے علاوہ کسی تیسرے بندے سے اس بارے میں بات تک نہیں کرتا تھا۔ لیکن ذوفشاں کے سامنے وہ سراپا محبت ہوتا تھا، وہ اُس کے لیے کسی بھی چیز سے زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔

"اب آیا نا اُونٹ پہاڑ کے نیچے"۔ دائس کہاں بھولا تھا عرش کا اُس سے برتن دھلوانا، وہ بھی بول ہی پڑا آخر۔

"رہنے دو ایمی، کہہ بھی کسے رہی ہو، عرش نہیں سُنا سکتا"۔ ذوفشاں کی طرف سے کھلا چیلینج تھا یہ۔

www.novelsclubb.com

عرش نے بھنویں اُچکا کر ذوفشاں کو دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ "اچھا؟"

ۓ تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات

تیری آنکھوں کے سوا دُنیا میں رکھا کیا ہے

ذوفشاں تو مُنہ کھولے عرش کو دیکھ رہی تھی۔اُسنے کہاں عرش کو ایسے دیکھا تھا کبھی۔

"مُنہ بند کرلو بی مکھی چلی جائے گی"۔ عرش نے ذوفشاں کی طرف مسکراہٹ اُچھالتے ہوئے کہا

ایک دلکش مسکراہٹ نے ذوفشاں کے چہرے کا احاطہ کیا تھا۔

"ارے کیا کہنے، کیا کہنے"۔ عرش بھائی آپ نے تو کمال کر دی ہے"۔ایمن نے عرش کو داد دی ۔

www.novelsclubb.com

عرش نے سب سے داد موصول کی اور دوبارہ سے بوتل گُھمائی۔

اب کی بار بوتل کُمیل کی طرف آ کرُ رکی، اور یہاں دائس کو موقع مل چکا تھا، یقیناً وہ اگلے پچھلے سارے حساب برابر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"ہاں ہاں مجھے معلوم ہے کہ تو ٹرتھ لے گا ہے نا؟" دائس، کُمیل کو بولنے کا موقع دیے بغیر ہی بولتا چلا گیا۔

"اور وہ کس خوشی میں؟" کُمیل نے اُسے تپاتے ہوئے کہا

"ہاں بھئی اب میں تجھ سے سوال پوچھوں گا اور تو نے سیدھا سیدھا جواب دینا ہے۔" دائس نے کُمیل کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

کُمیل نے محض کندھے اُچکا دیے۔

"اچھا تو ہے تو ویسے گرلز الیرجک لیکن کوئی تو ہوگی وہ لڑکی جسے دیکھ کر تمہارے من میں لڈو پھوٹتے ہوں گے، آس پاس سب رُک جاتا ہو گا، وقت تھم جاتا ہو گا، تمہیں وائلن کی آواز آتی ہو گی ہے نا؟" دائس نے پورا سین بنا کر کُمیل کے سامنے پیش کیا۔

کُمیل کی نظریں بے ساختہ حریم کی جانب اُٹھیں اور جیسے سارے سوالوں کے جواب مل گئے تھے۔

"ہاں! شاید ایک جنگل کی پری"۔ وہ بے دھیانی میں بول گیا۔

حریم نے چونک کر سر اُٹھایا اور کُمیل کی طرف دیکھا، وہ حریم کو ہی دیکھ رہا تھا، کتنی نرماہٹ تھی اُن نظروں میں حریم کو اُلجھن محسوس نہیں ہوتی تھی، کُمیل کی نظروں سے جیسے اُسے ہمیشہ آثر میر کی نظروں سے ہوتی تھی۔ حریم نے نظریں جھکا لیں۔

"ہیں ہیں کون سا جنگل کون سی پری باولے، کہاں، کب، کیسے"؟ دائس کے تیز کانوں نے باخوبی سُن لیا تھا اور غالباً کُمیل کا ریکارڈ لگانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ وہ تو مانو شروع ہوا اور رُکنے کا نام ہی نہیں لیا۔

www.novelsclubb.com

کُمیل کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کچھ زیادہ بول گیا تھا۔ اُسنے موضوع سے بچنے کے لئے فوراً بوتل گھما دی، دائس بس اُسکی افیشنسی دیکھتا رہ گیا۔

اور حریم جو دائس کے سوالوں سے گھبرا گئی تھی اُس نے سُکھ کا سانس لیا۔

اس بار بوتل ایمن کی سمت جاڑکی تھی۔

"ہائے اللہ! یہ کیا؟ کیااب میری باری ہے؟" ایمن نے مسکراتے ہوئے معصومانہ سوال کیا۔

"جی مس سیاپاکوئن آپ کی ہی باری ہے۔" دائس نے فٹ جواب دیا۔

ایمن کی مسکراہٹ سیدھی دائس کے دل میں اُتری تھی،وہ موو آن کر چکا تھا۔کیاایمن کی وجہ سے؟ کیا اگر وہ سب بھول رہا تھا تو کیاایمن اس سب کی وجہ تھی؟ یہ انکشاف بہت تسلی بخش تھا۔ اس انکشاف پر اُس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"تمہارے کیا بے نظیر انکم سپورٹ میں پیسے نکل آئے ہیں جو اتنا مسکرا رہے ہو؟" ایمن نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے دائس سے پوچھا۔

"مس ایمن اب آپ چُنیں ٹرتھ یاڈیر؟" دائس نے فوراًاپنی مسکراہٹ پر قابو پایااور ایمن سے پوچھا۔

"اممم۔۔۔سوچنے دو۔۔اوکے میں ٹرتھ منتخب کروں گی۔" ایمن نے بلآخر فیصلہ کر ہی لیا کہ اُسے ٹرتھ چوز کرنا ہے۔

"ارے رُکو ذرا صبر کرو، بریک لگاؤ، اب میری باری میں پوچھوں گی۔" ذوفشان نے بھی اپنا حصہ ڈالا دائس جو کہ ایمن سے کچھ پوچھنے والا تھا ذوفشاں کی بات پر بس مُنھ بناتا رہ گیا۔

ذوفشاں نے ایک شرارتی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر ایمن کو دیکھا، ایمن کو خطرے کی بُو آ رہی تھی۔

"چلو میں زیادہ مشکل سوال نہیں پوچھوں گی، تم بس یہ بتادو کہ تم کیا سوچتی ہو کہ تمہارے لائف پارٹنر کا کیا پیشہ ہو؟ مطلب وہ کس شعبے سے تعلق رکھتا ہو؟" ذوفشاں نے مسکراہٹ دُبا کر ایمن سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

پل کے ہزارویں حصے میں ایمن کے چہرے کا رنگ اُڑا تھا۔

کک۔۔۔کیا؟ ایمن نے ذوفشاں سے دوبارہ کنفرم کرنا چاہا۔

"ارے ایمی گھبرا کیوں رہی ہو؟ چلو چھوڑو میں بتا دیتی ہوں، مسئلہ ہی کوئی نہیں۔" ذوفشاں نے اپنی طرف سے اُس کی پریشانی ختم کرتے ہوئے کہا۔

ایمن مسلسل اُسے گھور رہی تھی۔ وہ اُسے آنکھوں سے نہ بولنے کا اشارہ کر رہی تھی۔ لیکن ذوفشاں وہی کام کرے گی جس سے اُسے روکو گے۔

(بقول کُمیل کے اگر ذوفشاں سے کوئی کام منوانا ہو تو اُسے ضد دلاؤ اور دیکھنا پھر وہ وہی کام کرئے گی۔)

"چلو میں اب بتا ہی دیتی ہوں، تو ہاں بھئی ایمن کو ایک عدد فوجی کی خواہش ہے لیکن اگر میجر ہو تو اور بھی اچھی بات ہے، کیوں ایمن؟" ذوفشاں نے ایمن سے پوچھا بھئی اُسکی رضامندی بھی ضروری تھی نا۔

www.novelsclubb.com

سب کا جاندار قہقہہ بلند ہوا۔ ایمن کبھی دائس کی طرف دیکھتی تھی اور کبھی ذوفشاں کی طرف، اُس کے چہرے پر شرمندہ سی مسکراہٹ تھی، جسے دائس دیکھ کر بہت محفوظ ہو رہا تھا۔

دائس تو مسلسل مسکرائے جا رہا تھا۔ایمن کن اکھیوں سے اُسے دیکھ رہی تھی اور اُسے ماننا بھی پڑا کہ دائس کی مسکراہٹ اُسکی طرح ہی

خالص اور خوب صورت تھی۔

آہم آہم! ذوفشاں کی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔

"عرش بھائی پلیز اپنی بی کو چپ کروالیں۔" ایمن نے بلآخر تنگ آکر عرش سے رابطہ کیا۔

عرش نے محض کندھے اُچکا دیے جیسے کہہ رہا ہو کہ "میری بہت چلتی ہے جیسے۔"

"کہہ بھی کسے رہی ہو سیاپا کوئن جس کی خود نہیں چلتی۔" دائس نے کچھ زیادہ ہی سچ بول دیا تھا۔

سب خوش تھے ایک دوسرے کے ساتھ مسکرا رہے تھے۔لیکن کُمیل کو ان خوشیوں میں اپنے بابا کی شدت سے یاد آئی تھی وہ اُنہیں کبھی نہیں بھولا تھا اب بھی وہ کہیں اُن میں کھو گیا تھا۔

"کیا ہوا کُمیل۔" عرش اُسکا یوں اچانک گُم صُم ہونا محسوس کر گیا تھا،اور شاید وجہ بھی باخوبی جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں؟ نہیں کچھ بھی نہیں۔" کُمیل نے بوجھل آواز میں جواب دیا۔

بے اختیار حریم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ کیا کوئی اُسے بتائے گا کہ وہ ہمیشہ ہنستا ہوا اور دوسروں کو ہنساتا ہوا اچھا لگتا ہے؟ بس وہ سوچتی رہ گئی۔

کیا حریم سلطان اُسکے ہر غم میں اُسکی ساتھی بن سکتی تھی؟ کیا یہ ممکن تھا؟ کیا کبھی قسمت اُن دونوں پر مہربان ہو سکتی تھی؟

کُمیل کی کچھ دیر پہلے والی نرم اور مسکراتی آنکھیں اب زخمی تھیں۔

حریم کی گہری آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا۔ وہ اپنے آنسوؤں کو بڑی مہارت سے اندر اُتار گئی تھی۔ لیکن ایمن علی خان کی نظروں سے کچھ نہیں بچ پایا تھا، وہ حریم کے احساسات سے باخوبی واقف تھی۔

www.novelsclubb.com

کُمیل اور دائس گاڑی سے کچھ کھانے پینے کا سامان لینے گئے تھے۔ حریم کا دل بوجھل ہو رہا تھا، وہ باقیوں سے ذرا فاصلے پر چہل قدمی کر رہی تھی۔

"ارے کہاں بھٹک رہی ہو؟" ایمن نے حریم کا راستہ روکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔ کہیں بھی نہیں۔" حریم کی طرف سے کھویا کھویا جواب آیا تھا۔

"کیا تم کُمیل کی وجہ سے پریشان ہو؟" ایمن نے حریم کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا۔

حریم اس اچانک سوال پر بہت حیران ہوئی تھی۔ کیا اگر ایمن کو دِکھ گیا تھا تو کیا ہر کوئی یہ بات محسوس کرتا تھا؟ کیا اُسکی آنکھوں میں رقم جذبات سب دیکھ سکتے تھے؟ کیا یہ اتنا آسان تھا؟

"نہیں۔۔ نہیں تو میں تو بس ویسے" حریم نے شاید جھوٹی وضاحت دینا چاہی، اور وہ وضاحتیں دینے میں بلکل اچھی نہیں تھی خود کو بھی اور ایمن کو بھی۔

"بس کرو حریم کیا اب مجھ سے بھی حقیقت چھُپاؤ گی؟" ایمن اُسکی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

حقیقت؟ وہ کچھ پل کے لئے اس لفظ میں کھو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں معلوم ایمن کیا حقیقت ہے اور کیا نہیں۔۔۔ مگر اُسے تکلیف میں دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی ہے، اسنے بہت کچھ برداشت کیا ہے، کاش وقت کُمیل پر مزید ظالم ہونا بند کر دے، کاش

اب صرف خوشیاں ہی اُسکا مقدر رہوں۔بس میرا دل چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ خوش رہے اور کبھی مزید کوئی غم نہ آئے اُسکی زندگی میں، میں کسی پر جلدی بھروسہ نہیں کرتی لیکن اُس دن جنگل میں، جب میں کھو گئی تھی تب وہ آیا تھا وہاں اور نہیں معلوم کیوں دل نے کُمیل پر یقین کر لیا تھا "۔

وہ جہاں تھا وہیں منجمد ہو گیا اور سید کُمیل حیدر کو شاید زندگی میں پہلی بار اپنا نام اتنا اچھا لگا تھا۔

دائس کبھی حریم کو دیکھ رہا تھا اور کبھی کُمیل کو وہ بات کو اچھی طرح سے سمجھنے اور سمجھ کر ہضم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ابے۔۔۔یہ جنگل کی پری کوئی اور نہیں بلکہ حریم سلطان ہے؟"سب سمجھنے کے بعد بھی دائس سے ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں اب جا۔۔۔جا کر اعلان کر دے پاٹا سپیکر نہ ہو تو، آہستہ بول۔"دائس کی آواز پر وہ ہوش میں آیا اور اُسے گھورتے ہوئے بولا۔

"ہائے شکر ہے، اب میں تمہاری محبوبہ نہیں رہا، جان چھوٹی ہونہہ۔" دائس کی خوشی دید کے قابل تھی۔

"کیا تم اپنا مُنہ بند کر سکتے ہو مسٹر دائس فاروق صاحب؟" کُمیل نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"توبہ ہے بھئی۔۔۔ہاں ہاں اب تو، تُو ایسے ہی کہے گا۔" دائس کی اداکاری اُس سے بھی خاصی سستی تھی کُمیل کو ماننا پڑا۔

ایمن نے اُن دونوں کو آتا دیکھ کر خاموشی سادھ لی۔

رات ڈھل چکی تھی۔ صبح کی روشنی ہر سُو پھیل رہی تھی، جو روح کو تسلی بخش سا احساس پہنچا رہی تھی۔

"چلو سب تیاری پکڑو گھر جانے کی، بہت ہو گیا۔" عرش نے حکم صادر کیا۔

"ارے رُک جاؤ چلتے ہیں ابھی تھوڑی دیر تک"۔ کُمیل نے دہائی دی

"بھائی صاحب تم سدا کے فارغ ہو میں نے اور دائس نے آج واپس جانا ہے پی ایم اے اور بی کے ایگزیمز بھی ہیں۔" عرش نے کُمیل پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بھئی چلو۔۔ہاں سچ دائس خبر دار جواب روندو گانے لگائے، تجھے ایسے دیکھ کر میرا دل خون کے آنسو روتا ہے۔" کُمیل اور کوئی موقع ہاتھ سے جانے دے، یہ کہاں لکھا تھا؟

"زیادہ اوور نہ ہو، میرے پاس بھی اب خوش رہنے کی وجہ ہے، بڑا آیا۔" دائس نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا۔

دائس کی نظریں بے ساختہ ایمن کی طرف اُٹھیں تھیں، ایمن جو اُنکی باتوں پر قہقہہ لگا رہی تھی، دائس کے دیکھنے پر نظروں کا زاویہ بدل گئی۔

"الحمداللہ! اللہ نے مجھے یہ دو بڑی بڑی چیل جیسی آنکھیں سب دیکھنے کے لیے ہی دیں ہیں، سب دِکھتا ہے مجھے۔" کُمیل نے دائس اور ایمن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم تینوں کی گول میز کانفرنس ختم ہو گئی ہو تو چلیں؟" ذوفشاں نے اُن کے پاس آکر بولا۔

"جی جی چلیں ماما۔۔۔" کُمیل نے سر خم کرتے ہوئے کہا

اس سفر سے واپسی پر وہ لوگ اپنے ساتھ بہت سی یادیں لے کر جا رہے تھے، جنہیں وہ اپنی زندگی کے آنے والے وقتوں میں ہمیشہ یاد کرنے والے تھے۔ دائس اور کُمیل کی زندگیوں نے بھی بلآخر خوشیوں کا رُخ کر لیا تھا، لیکن آخر کب تک ؟ آخر وقت کو کیا منظور تھا؟

ایبٹ آباد میں دن ڈھل رہا تھا، ہواؤں نے آج اس شہر کا رُخ کیا تھا۔ سب کی زندگیاں معمول کے مطابق چل رہی تھیں۔

اس وقت وہ نیلے رنگ کے لانگ فراک میں ملبوس تھی، فراک کے اُوپر اُس نے نیلے ہی رنگ کا سٹالر اُوڑھا ہوا تھا، گہری آنکھیں اور چہرہ ہمیشہ کی طرح شفاف اور کسی بھی آرائش سے پاک تھا ۔یونیورسٹی کے کوریڈور میں وہ بیگ میں کچھ تلاش کرتی ہوئی تیز تیز چل رہی تھی۔ آج آخری کلاس لیتے ہوئے کافی وقت لگ گیا تھا، اُسے جلد از جلد گھر پہنچنا تھا۔

"ہیلو حریم ! کیسی ہو؟" وہ نو وارد سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی، یہ شوخ مردانہ آواز وہ پہچانتی تھی۔

www.novelsclubb.com

حریم سلطان کے پیر زمین کے ساتھ جم گئے تھے۔ جس وجہ سے وہ یونیورسٹی کم آتی تھی وہ وجہ آج اُسکے سامنے کھڑی اُسکا استقبال کر رہی تھی۔

نیلی جینز کے اوپر سفید رنگ کی پورے آستینوں والی شرٹ، کھلا گریباں، سفید جوگرز، بازو مختلف قسم کے بینڈز سے لدا ہوا تھا اور مصنوعی چہرہ، یہ ہے "آژمیر شاہ"۔

"مم۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔" حریم نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

"اتنے دنوں سے یونی بھی نہیں آرہی اور میسیجز کا بھی کوئی ریپلائے نہیں، سب خیریت ہے؟" وہ دوستانہ لہجے میں بولا

"دیکھیں آژمیر مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے آپ سے دوستی کرنے میں اور یہ بات پہلے بھی بتا چکی ہوں میں، مجھے میسیجز کرنا چھوڑ دیں اور آج کے بعد میرا راستہ مت روکیے گا۔" حریم اپنی تمام تر ہمت مجتمع کرتے ہوئے بولی۔

آژمیر شاہ کو کہاں عادت تھی ایسی باتوں کی، اُسے صرف اپنی بات منوانے کی عادت تھی۔ وہ بس ضبط کے گھونٹ پی کر رہ گیا، غصے سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا لیکن چہرے پر مسکراہٹ سجا کر بولا

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ میں تمہاری پریشانی کا باعث ہوں، کوشش کروں گا کہ آج کے بعد میری وجہ سے تمہیں پریشانی نہ ہو، میری طرف سے ٹینشن فری رہو اب۔" لہجہ بہت دھیما تھا ۔

"بہت شکریہ آپکا۔" حریم نے جلدی سے وہاں سے جانا چاہا، وہ جانے کے لئے قدم بڑھا ہی رہی تھی کہ وہ پھر بول پڑا۔

"بس ایک آخری ریکویسٹ ہے، اگلے ماہ میں نے پارٹی رکھی ہے۔ ہمارے سب دوست آئیں گے، میں تمہیں بھی انوائٹ کرنا چاہ رہا تھا

www.novelsclubb.com

۔" آژمیر نے ڈھیروں غصہ اپنے اندر اُتارتے ہوئے کہا

"اوکے میں کوشش کروں گی"۔ حریم نے سادہ لہجے میں جواب دیا

"مجھے اچھا لگے گا اگر تم آؤ گی، میں چاہتا ہوں سب اچھے طریقے سے ختم کیا جائے۔" اُسکے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ تھی۔

"اوکے"۔ایک لفظی جواب آیا تھا حریم کی جانب سے۔

حریم نے اُسے اگلی بات کرنے کا موقع فراہم کئے بغیر اپنے قدم باہر کی جانب موڑ لئے۔

پیچھے آزمیر کے چہرے کی مصنوعی اور دھیمی مسکراہٹ غائب تھی اور اب ایک شیطانی اور پُر اسرا مسکراہٹ نے اُسکے چہرے کا احاطہ کیا ہوا تھا۔

THE GAME BEGINS. JUST WAIT AND WATCH , HAREEM SULTAN

www.novelsclubb.com

کالے بادلوں نے آسمان پر بسیرا کیا ہوا تھا۔ٹھنڈی ہوائیں روح کو خیرہ کر رہی تھیں۔دائس اور عرش کچھ دنوں کی چھٹیوں پر گھر آ چکے تھے۔

بلیک جینز اور بلیک شرٹ پہنے وہ گاڑی سے نکل رہا تھا ساتھ کچھ گُنگُنا بھی رہا تھا، دائس گھر کے باہر گاڑی پارک کر رہا تھا جب اُسے کسی کے قہقہوں کی آواز آئی، آواز بہت مانوس تھی اور دائس کو وہ آواز ہمیشہ اپنے دل کے بہت قریب محسوس ہوئی تھی۔ہاں یہ اُسی کے قہقہے تھے جو اُسکی زندگی میں روشنی بکھیرتی تھی۔

بے اختیار اُسکے قدموں نے ایمن کے گھر کا رُخ کیا تھا، شاید وہ اُس سے آج بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔وہ اپنی ہی سوچ میں مسکراتا گھر کا دروازہ پار کر رہا تھا کہ سامنے کا منظر دیکھ کر وہ ششدر رہ گیا۔

ایمن کے ہاتھ میں پانی والا پائپ تھا اور وہ اپنے سامنے کھڑے لڑکے پر پانی پھینک رہی تھی، ایمن خود بھی آدھی پانی میں بھیگی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ارے عدنان بھائی آپ تو پورے کے پورے بھیگ گئے، کس نے کہا تھا کہ مجھ سے پنگا لیں "۔ایمن مسلسل ہنس رہی تھی۔

دائس سے مزید برداشت نہیں ہوا، وہ گلہ کھنکھارتے ہوئے آگے بڑھا۔

"آہم آہم! بہت مسکرایا جا رہا ہے۔" وہ دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتا ہوا آگے بڑھا۔

دائس اُسکے مزاج سے اچھی طرح واقف تھا، لیکن اس کے باوجود اُسے ایمن کا کسی اور سے بات کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

عدنان بھائی یہ دائس ہیں ہمارے گھر کے ساتھ رہتے ہیں اور دائس یہ عدنان بھائی ہیں، میرے کزن ہیں۔" وہ دائس کو وہاں دیکھ کر خوش بھی ہوئی تھی اور حیران بھی اس لیے، اُس کے مُنھ میں جو آیا وہ بولتی چلی گئی۔

عدنان نے ہاتھ ملانے کی غرض سے ہاتھ آگے بڑھایا لیکن دائس کے ہاتھ ہنوز پینٹ کی جیب میں ہی تھے،

"اچھا لگا تم سے مل کر مسٹر عدنان۔" دائس نے عدنان کی طرف ایک مسکراہٹ اُچھالتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

عدنان "نیور مائنڈ" کے انداز میں کندھے اُچکا کر اندر چلا گیا۔

"ارے تمھیں کیا ہوا ہے، بندہ سلام دُعا ہی کر لیتا ہے۔" ایمن نے مصنوعی خفگی کے ساتھ کہا۔

"بڑا پائپ پائپ کھیلا جا رہا تھا۔" دائس نے کا لہجہ طنزیہ تھا۔

"کسی کو بڑی جلن ہو رہی تھی۔" ایمن نے مسکراہٹ دُباتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔۔۔ میں اور اُس آدھے نان سے جلوں گا؟ ہوش میں آو مس ایمن ہونہہہ۔" دائس یہ کہتا ہوا وہاں سے جانے کے لئے مڑ گیا۔

"اللہ اللہ ! کتنی جلنے کی بُو آ رہی ہے"۔ پیچھے سے ایمن کی شرارت سے بھری آواز پر وہ سر جھٹکتا ہوا اُس کے گھر کا دروازہ پار کر گیا۔

دائس کو جلن محسوس ہو رہی تھی، لیکن وہ ایمن کو کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا، شیر کی کچھار میں کون ہاتھ ڈالنا چاہے گا؟ وہ اب گھر لازمی بات کرے گا ایمن کے بارے میں وہ فیصلہ کر چکا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

شام کے سائے ہر سُو پھیل چکے تھے۔ ہلکی ہلکی بوندا باندی کے بعد موسم خاصا خوشگوار ہو گیا تھا۔ وہ ابراہیم ہاوس کے لان میں کھڑی پودوں کو پانی دے رہی تھی۔ اُس لڑکی نے سفید رنگ کی

فراک زیب تن کی ہوئی تھی اور سُرخ دوپٹا کندھوں پر پھیلایا ہوا تھا، کلائی میں موجود سرخ چوڑیاں ماحول میں ارتعاش پیدا کر رہی تھیں۔ ذوفشاں کو پھولوں سے عشق تھا۔ ابھی وہ گلاب کے پھول سُونگھنے میں، مصروف تھی کہ اُسے اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی۔

اُس نے آس پاس دیکھا لیکن کوئی نظر نہیں آیا، اُس کی نظریں اوپر بالکونی پڑ گئیں، جہاں بالکونی میں عرش ہاتھوں میں کافی کا مگ لیے اُسے دیکھنے میں مصروف تھا۔

ذوفشاں نے اُسے دیکھ کر زوروں سے ہاتھ ہلایا، عرش کے چہرے پر ایک محبت بھری مسکراہٹ آئی۔

ذوفشاں دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

"عرش بیٹا مجھے ذرا کام ہے بات سُننا"۔ ابراہیم صاحب نے عرش کو آواز دی۔

www.novelsclubb.com

"جی بابا جان آیا۔" وہ ابراہیم صاحب کو آنے کا کہہ کر پھر سے ذوفشاں کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔

تقریباً بیس منٹ بعد ابراہیم صاحب آئے اور عرش کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"بیٹا پہلے میری بات سُن لو آ کر اور یقین کرو، وہ وہاں سے بھی نظر آئے گی۔" ابراہیم صاحب نے عرش کی مشکل آسان کرتے ہوئے کہا۔

عرش اُن کی بات پر جی بھر کر شرمندہ ہوا اور ترچھی آنکھ کر کے ذوفشاں کو دیکھا جو قہقہہ روکنے کے چکر میں مُنہ پھیر گئی تھی۔

"جی بابا چلیں۔" اُس نے اپنے آپ کو دل ہی دل میں خوب ڈپٹا اور ابراہیم صاحب کے ساتھ اندر چلا گیا۔

سورج غروب ہو چکا تھا۔ ہر جانب رات اپنے سائے پھیلا چکی تھی۔ وہ کُھلے ٹراؤزر اور شرٹ میں ملبوس موبائل پر کوئی اہم کام کر رہی تھی، موبائل کی روشنی میں اُسکا چہرہ چمک رہا تھا۔

"ایمن کبھی تو ان کارٹونز کی جان چھوڑ دیا کرو"۔ ایمن کی والدہ نے اُس کے کانوں سے ائیر پوڈز نکالتے ہوئے کہا۔

"ماں جان! کارٹون بھی بھلا کوئی چھوڑنے والی چیز ہیں؟" ایمن نے صدمے سے چور لہجے میں کہا

"اچھا بس بس! مجھے کچھ دوائیاں چاہیئں، تمہارے بابا بھی گھر پر نہیں ہیں"۔ نائلہ بیگم نے اپنی پریشانی بتائی۔

" چلیں امی کوئی بات نہیں لائیں میں لے آتی ہوں۔" ایمن نے صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"رہنے دو بیٹا اکیلے کیسے جاؤ گی؟" نائلہ بیگم نے فکرمندی سے پوچھا۔

"DON'T UNDERESTIMATE THE POWER OF AIMAN" ایمن نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"چلو ٹھیک ہے لیکن اکیلے نہیں جانا، میں کُمیل یا دائس میں سے کسی کو کہہ دیتی ہوں۔" نائلہ بیگم شال اُوڑھتے ہوئے بولیں اور ابراہیم ہاوس کا رُخ کیا۔

"سیدھا سیدھا بول دیں نا کہ مجھے اکیلے نہیں جانے دینا چاہتیں۔" ایمن نے مُنہ بناتے ہوئے کہا

۔

وہ ابھی گھر سے نکلی ہی تھیں کہ اُنہیں کُمیل نظر آ گیا،

"کُمیل بیٹا ذرا بات سُننا۔" انہوں نے کُمیل کو آواز دی۔

"جی جی آنٹی حکم کریں۔" کُمیل نے تابعداری سے کہا۔

"کچھ نہیں بیٹا ذرا ایمن کے ساتھ میڈیکل سٹور تک جانا ہے، کچھ دوائیاں لینی تھیں۔"

اور یہاں کُمیل کے دماغ کی بتی چلی تھی۔

"آہ۔۔۔ میرے سر میں بہت درد ہے آنٹی، دائس ویسے بھی باہر ہی جا رہا ہے میں اُسے بھیج دیتا ہوں۔" کُمیل نے اداکاری کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر بعد دروازے سے دائس اور نائلہ بیگم آتے ہوئے دکھائی دیئے۔

www.novelsclubb.com

"ایمن بیٹا دائس کے ساتھ چلی جاؤ، میری دوائیوں کے بارے میں تمہیں پتا ہے تو جا کر تم دونوں لے آؤ۔ کُمیل کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی" نائلہ بیگم نے دوائیوں کا نسخہ ایمن کو پکڑاتے ہوئے کہا۔

"واہ۔۔۔ تیری اداکاری کُمیل "۔ دائس سوچتا ہی رہ گیا۔

"جی آنٹی میں باہر گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں۔" وہ یہ کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ دائس تو ایمن کو ایسے نظرانداز کر رہا تھا کہ جیسے وہ ہے ہی نہیں وہاں۔

"جل ککڑا نہ ہو تو، ہونہہہہ۔" ایمن سوچتی رہ گئی

ایمن نے جلدی سے چادر اُوڑھی اور اُس کے پیچھے پیچھے چل دی۔

ایمن کے گاڑی میں بیٹھتے ہی اُس نے گاڑی سپیڈ میں آگے بڑھا دی۔ گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔

"دوائیوں کے علاوہ اگر کوئی پائپ وغیرہ بھی لینا ہے تو بتا دو۔" بلآخر دائس نے گاڑی میں موجود خاموشی کو توڑا۔

ایمن نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو ضبط کیا تھا، یہ صرف ایمن ہی جانتی تھی۔

"اور یہ طنزیہ پروگرام کب تک چلانے کا ارادہ ہے آپ کا۔" ایمن نے بھی اُس کے طنز پر طنز کرتے ہوئے کہا۔

"اور میں کیوں کروں گا طنز مس ایمن؟" وہ تو انجان بن رہا تھا۔

"ٹھیک ہے تم تھوڑے بہت اچھے لگتے ہو لیکن اتنے چوڑے نہ ہو۔" ایمن نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

دائس کو تو اپنے کانوں پر یقین ہی نہیں آیا، اُسکا تو ناچنے کا دل کر رہا تھا لیکن اپنے تاثرات پر قابو کر کے بولا۔

"تھوڑا یا بہت؟" دائس نے موڑ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

کوئی چیز گاڑی کو ٹکر مارتے ہوئے گزری، ایمن کی چیخ بلند ہوئی، دائس نے بے ساختہ ایمن کا ہاتھ تھاما تھا۔

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com